بیوی کے بدن کو بوسہ دینے کے متعلق تفصیل

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مرد اپنی بیوی کا کتنا حصہ چوم سکتا ہے اور کتنا حصہ چومنے کی اجازت نہیں ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعتِ مطہرہ نے فطری رغبت، طبعی لذت اور افزائش نسل وغیرہ کے پیشِ نظر شرم وحیا اور حدود شرع کی پاسداری کے ساتھ میاں، بیوی کو باہمی تعلقات قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس تعلق میں بوسہ لینا (چومنا) بھی شامل ہے، لہذا شوہر اپنی بیوی کے تمام بدن کا بوسہ لے سکتا ہے، سوائے شرمگاہ کے؛ کہ یہ خلاف مروت، طبعاً قابل نفرت اور اسلامی حیا کی اعلی اقدار کے مخالف ہے، جبکہ اسلام ہر حال میں شرم وحیا اپنائے رکھنے کا درس دیتا ہے، یہاں تک کہ میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا، جائز ہونے کے باوجود نامناسب اور خلاف ادب قرار دیا گیا ہے۔ واضح رہے! یہ عمومی حکم تھا، جبکہ مخصوص ایام میں بیوی کی ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کے جسم کو بغیر کسی موٹے حائل کے (جس کی وجہ سے جسم کی گرمی محسوس نہ ہو) چھونا اور نفع اٹھانا ویسے ہی جائز نہیں بلکہ اتنے حصے کو شہوت سے دیکھنے کی بھی اجازت نہیں، البتہ اس کے علاوہ تمام بدن سے ہر قسم کا نفع اٹھانا اور بوس وکنار کرنا اس حالت میں بھی جائز ہے۔

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "یجوز للرجل التمتع بعرسه کیف ما شاء من رأسها الی قدمها الا ما نهی اللہ تعالی عنه...

اما التقبيل فمسنون مستحب يؤجر عليه ان كان بنية صالحة "ترجمہ : مرد کے لئے جائز ہے کہ اپنی بیوی کے سر سے لے کر پاؤں تک جیسے چاہے لطف اندوز ہو سوائے ان امور کے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ۔ رہا بوسہ دینا تو وہ مسنون و مستحب عمل ہے ، اور اگر نیک نیت سے ہو تو اس پر اجر و ثواب ملتا ہے ۔ (فتاوی رضویہ ، جلد 12 ، صفحہ 267-268 ، رضا فاؤنڈیشن ، لاھور)

صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، سنن ابی داؤد ، سنن ابن ماجہ ، مسند امام احمد وغیرہ کثیر کتب احادیث میں ہے :

"الحياء شعبة من الإيمان "ترجمہ : شرم وحیا ایمان کا ایک شعبہ ہے ۔ (صحیح البخاري، کتاب الإیمان ، باب اُمور الإیمان ، جلد 1 صفحہ 12 ، حدیث 9 ، دار ابن کثیر ، دمشق)

صحیح بخاری و صحیح مسلم کے حوالے سے مشکوۃ المصابیح میں ہے "وعن عمران بن حصين قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحياء لا يأتي إلا بخير. وفي رواية: الحياء خير كله "ترجمہ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "حیا بھلائی ہی لاتی ہے ۔ "اور ایک روایت میں ہے : "حیا ساری کی ساری خیر ہے ۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب ، باب الرفق والحیاء ، جلد 3 ، صفحہ 1407 ، حدیث 5071 ، المکتب الإسلامی ، بیروت)

امام شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات : 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں : "هذا الأولى أن لا ينظر كل واحد منهما إلى عورة صاحبه لحديث عائشة رضي الله عنها قالت: ما رأيت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا رأى مني مع طول صحبتي إياه "ترجمہ : یہی بہتر ہے کہ شوہر اور بیوی میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پاک کی وجہ سے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : "رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ میرے طویل ساتھ کے باوجود میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ستر کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ستر دیکھا ۔ (المبسوط للسرخسی، کتاب الاستحسان ، نظر الرجل إلی المرأۃ ، جلد 10 ، صفحہ 148 ، دار المعرفۃ ، بیروت)

علامہ ابو بکر بن علی الحدادی الزبیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 800ھ/1397ء) لکھتے ہیں:

"قال في الينابيع يباح للرجل أن ينظر إلى فرج امرأته... إلا أنه ليس من الأدب" ترجمہ: الینا بیع میں فرمایا: مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کی شرمگاہ کو دیکھے، مگر یہ سلیقہ و ادب میں سے نہیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الحظر والإباحۃ، جلد 2، صفحہ 285، المطبعۃ الخیریۃ)

فتاوی رضویہ میں ہے "کلیہ یہ ہے کہ حالت حیض و نفاس میں زیر ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں، یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز۔" (فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 353، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 382، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3903

تاریخ اجراء: 08 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/05 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net